پاکستان کی نظریاتی اساس

نفاذ شریعت اور مدینہ کی اسلامی ریاست

پروفیسر خورشید احمد

PRESS

آئی پی ایس پریس۔ اسلام آباد

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز تحقیق کے لیے آزادانہ اظہار خیال کی حوصلہ افزائی کرتا ہے
ادارہ کی مطبوعات میں پیش کیے گئے تمام خیالات سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

IPS Press 2021

کتاب: ”پاکستان کی نظریاتی اساس، نفاذ شریعت اور مدینہ کی اسلامی ریاست“

مصنف: پروفیسر خورشید احمد

تدوین: خالد رحمٰن

معاونت: عارف جمشید، محمود فاروقی

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد کی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی حصے کی نقل یا ترجمہ کی اشاعت، کسی بھی شکل میں اسٹوریج جہاں سے اسے دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہو یا کسی بھی شکل میں ترسیل نہیں کی جاسکتی۔

۹۵۴ء۹۰۳۴ پاکستان کی نظریاتی اساس، نفاذ شریعت اور مدینہ کی اسلامی ریاست

خ و ر خورشید احمد، پروفیسر

اسلام آباد: آئی پی ایس پریس، ۲۰۲۱ء

۲۴۸ص - صفحات مع اشاریہ

ا۔ نظریہ پاکستان-پارلیمنٹ اور عدلیہ کا کردار ۲۔ پاکستان-نفاذ شریعت-تاریخ ۳۔ ریاست مدینہ اور پاکستان

ISBN: 978-969-448-799-1

زیر اہتمام: آئی پی ایس پریس

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، نصر چیمبرز، پلاٹ-1، ایم پی سی ایچ ایس
کمرشل سینٹر، E-11/3، اسلام آباد
فون: ۰۵۱-۸۴۳۸۳۹۱ فیکس: ۰۵۱-۸۴۳۸۳۹۰
ای میل: publications@ips.net.pk
ویب سائٹ: www.ipsurdu.com, www.ips.org.pk
فیس بک: fb/InstituteOfPolicyStudiesPakistan

سرورق: آصف تیموری

الفاظ و صفحہ سازی: محمد عالم

طباعت: پریمئر پرنٹرز راولپنڈی

فہرست

— پیش لفظ V

— تعارف VII

—— حصہ اول ——

قومی زندگی میں نظریہ کی اہمیت

- قومی زندگی میں نظریہ کی اہمیت اور پاکستان کی نظریاتی اساس ۳
- نظریاتی اساس: بنیادیں، رکاوٹیں اور اقدامات ۲۵
- نظریاتی اساس: پارلیمنٹ اور عدلیہ کا کردار ۵۳
- نظریاتی اساس، دستور پاکستان اور قرارداد مقاصد ۷۹

—— حصہ دوم ——

پاکستان میں نفاذ شریعت کی کوششیں

- نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۹۱ء ۱۱۵
- نفاذ شریعت ایکٹ پر اعتراضات: ایک علمی محاکمہ ۱۴۱
- سوات اور مالاکنڈ میں شرعی نظام عدل کا نفاذ ۱۷۳

—— حصہ سوم ——

مدینہ کی اسلامی ریاست

- تبدیلی کی سمت اور منزل.... مدینہ کی اسلامی فلاحی ریاست ۱۹۷
- مدینہ کی ریاست، حکومت کے لیے رہنمائی ۲۲۱
- اشاریہ ۲۲۷

پیش لفظ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو بیش بہا انعامات سے نوازا ہے۔ ایک جانب دیگر ہزاروں مخلوقات کی طرح اس کی جسمانی اور طبعی ضروریات کو پورا کرنے کا انتظام فرمایا، تو دوسری جانب اس کا رتبہ ان تمام مخلوقات سے بلند کر کے اس کی اخلاقی، تہذیبی، تمدنی اور روحانی نشوونما کو بھی اپنے ذمہ لے لیا۔ یہی وہ مقصد تھا جس کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے سوا لاکھ کے قریب انبیاء علیہم السلام دنیا کے مختلف خطوں اور مختلف اوقات میں مبعوث فرمائے، یہ سلسلہ حضرتِ آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت محمد ﷺ پر تکمیل پذیر ہوا۔ ان انبیاء کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی علمی، اخلاقی اور فلسفیانہ ہدایت کے لیے وحی کا ایک سلسلہ شروع کیا جو قرآنِ کریم پر منتج ہوا۔ آخری پیغمبر ﷺ کی آمد کے ساتھ جہاں کارِ نبوت تکمیل کو پہنچا، وہیں قرآنِ کریم کی تکمیل کے ذریعے الہامی ہدایت کا سلسلہ مکمل ہوا۔ یوں قرآن و سنت کی صورت میں ایک ایسا نقشۂ زندگی انسانیت کو میسر آ گیا جو زندگی کے ہر گوشے اور ہر دائرے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

انسانیت کے ارتقا اور علم و عمل کے نئے ذرائع کی دریافت نے انسان کو کسی حد تک آزادیٔ فکر سے نوازا تو وہ اس خام خیالی کا شکار ہو گیا کہ وہ اب الہامی ہدایت سے بے نیاز ہو گیا ہے۔ اس کا نتیجہ ظلم، عدم مساوات اور طاغوتی طاقتوں کے غلبے کی صورت میں نکلا۔ اسی خام خیالی نے دنیا کو اس استعماری نظام کے شکنجے میں لا ڈالا جس کی ہر صورت افراد اور اقوام کے استحصال پر منتج ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے فی زمانہ انسانی زندگی کے تمام دائرے اور تمام شعبے اس سے براہِ راست متاثر ہیں۔ اس پر مستزاد وہ ذہنی پسماندگی اور مغلوبیت کی کیفیت ہے جس کی وجہ سے کسی متبادل کی تلاش میں انسانوں کی اکثریت سرگرداں ہونے کے باوجود محروم ہے۔

میں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ تعلیم و تحقیق، تصنیف و تالیف، اور سیاسی تحرّک میں گزارا ہے۔ اس پورے عرصے میں میری کوشش یہی رہی کہ حتمی الہامی ہدایت یعنی قرآن و سنت کی

جامع تعلیمات کی روشنی میں قومی اور بین الاقوامی مسائل کا حل تلاش کیا جائے۔ چنانچہ علمی و عملی جدوجہد کے دوران یہ مقصد میرا مرکزِ نگاہ تھا کہ اپنی صلاحیت اور دائرہ اختیار کے مطابق وطنِ عزیز پاکستان کو بالخصوص اور عالمِ انسانیت کو بالعموم استعماری گرفت سے آزاد کروا کر فلاح و ہدایت کے اس راستے پر گامزن کرنے کی جدوجہد میں اپنا حصہ شامل کیا جا سکے جو الہامی ہدایت کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔

اس ضمن میں نظریاتی و عملی پہلوؤں پر میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق سے سینکڑوں مضامین تحریر کیے ہیں اور بے شمار مواقع پر گفتگو کی صورت میں اپنے خیالات کا ابلاغ کیا ہے۔ اس میں سے بہت کچھ گزشتہ دہائیوں میں مربوط صورت میں شائع بھی ہوا ہے لیکن ایک بہت بڑا لوازمہ ابھی ایسا موجود ہے جسے ترتیب دینے کی ضرورت باقی ہے۔ یہ فرض انجام دینے کی خواہش میں کئی برس سے اپنے اندر پاتا ہوں لیکن صحت کی صورت حال کے باعث یہ ممکن نہ ہو سکا کہ اپنے ماضی کے کام کا جائزہ لے کر اسے اشاعت کے لیے مرتب کر سکتا۔

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز کے ساتھیوں نے برادرم خالد رحمٰن کی سربراہی میں اس ادھورے کام کی تکمیل کی ذمہ داری اپنے سر لی ہے۔ پہلے مرحلے میں پاکستان کی نظریاتی اساس، ملک میں آئینی جدوجہد، طرزِ حکمرانی کے سوال، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاک امریکہ تعاون، اسلام اور مغرب کے باہمی تعلق اور جاری کشمکش، اور معاشی صورت حال اور امکانات جیسے موضوعات پر سات کتب مرتب ہو چکی ہیں۔ کچھ دنوں میں تین اور کتب بھی مکمل ہونے کو ہیں، انشاءاللہ۔ ان کتب کا حصہ بننے والے بیشتر مضامین میری سینیٹ کی تقاریر پر مبنی ہیں جبکہ دیگر مضامین مختلف مواقع پر لکھے گئے جن کو اب یکجا کر دیا گیا ہے۔

میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے ساتھیوں کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے انتہائی محنت، عرق ریزی اور قابلیت کے ساتھ یہ لوازمہ ترتیب دیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری سعی کو قبول فرمائے اور ہماری کاوشوں کو اپنے لیے خالص کر لے۔

خورشید احمد

تعارف

پاکستانی عوام سے ملک کے اساسی نظریہ اور مطلوبہ نظام کے بارے میں سوال کیا جائے تو رائے عامہ کے جائزوں میں عوام کی اکثریت کو اسلام کا اساسی نظریہ اور شریعت کو مطلوبہ نظام قرار دیتی رہی ہے۔ تحریک پاکستان کے دوران اور اس کے بعد بھی پاکستان کا مطلب کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مقبول عام نعرہ بھی عوام کی ان ہی خواہشات اور عزائم کی ترجمانی کرتا ہے۔

سیاسی طور پر جو بھی اتار چڑھاؤ آتے رہے ہوں اور اندرونی و بیرونی طور پر جو بھی سازشیں کی جاتی رہی ہوں اور یا دینی تعلیمات کو عملی زندگی کا حصہ بنانے کی انفرادی سطح پر جو بھی کیفیات ہوں، ملک کے طول و عرض میں عوام کی واضح اکثریت کے لیے اگر کسی نظریہ کو حقیقی قبولیت حاصل ہے تو وہ اپنے تنوع کے باوجود اسلام اور اسلامی شریعت سے جڑا ہوا ہے۔ اس کے باوجود اس حقیقت کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ اس معاملہ میں پیش رفت بہت تھوڑی اور سست رفتار رہی ہے۔ جو پیش رفت ہوئی بھی ہے وہ اتار چڑھاؤ کا شکار رہی ہے۔

اس صورت حال کی متعدد اندرونی و بیرونی وجوہات ہیں۔ جن پر مسلسل غور و فکر اور اس کی روشنی میں بہت سے مختلف دائروں میں عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ تاہم ایک اہم کام ان سوالات، غلط فہمیوں اور اس سے بھی آگے بڑھ کر ان غلط بیانیوں کا جواب دینا ہے جو بعض نام نہاد دانشوروں کی جانب سے اس موضوع پر پیدا اور بیان کی جاتی ہیں۔ دوسری جانب ایک اہم کام ان تمام کوششوں کو مہمیز دینا ہے جو کسی بھی فرد، ادارے اور گروہ کی جانب سے مثبت طور پر اس ضمن میں کی گئی ہیں یا کی جا رہی ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد کے مضامین کا زیرِ نظر مجموعہ ان دونوں ضروریات کے حوالہ

سے ایک اہم خدمت ہے۔ پاکستان کے لیے بہت ہی بنیادی پالیسی مباحث سے متعلق ان کے یہ تمام مضامین مختلف اوقات میں ماہنامہ ترجمان القرآن کے لیے تحریر ہوئے ہیں۔ یوں ہر مضمون کا اپنا ایک سیاق وسباق ہے۔ لیکن ان تمام کا مرکزی عنوان پاکستان کی نظریاتی اساس کو مضبوط بنانے اور عملی زندگی میں اس کے اطلاق کے لیے سیاسی و قانونی جدوجہد ہے۔ یوں یہ تمام مضامین ایک جانب اس جدوجہد کے دوران گزشتہ چند سالوں کے اہم تاریخی حقائق کو جمع کر دیتے ہیں اور دوسری جانب مستقبل میں پاکستان کی نظریاتی اساس کے حوالہ سے سیاسی وسماجی اور دستوری و قانونی دائروں میں جدوجہد کے لیے مفید رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ آغاز میں مختصر تعارفی نوٹ اور بعض مضامین کے متن میں سرخیوں اور حواشی کے اضافہ کے علاوہ بالعموم ان مضامین کے متن میں کوئی ردوبدل نہیں کیا گیا ہے۔

ہم پروفیسر خورشید کے ممنون ہیں کہ انھوں نے اس اہم خدمت میں ہمیں شریک ہونے کا موقع فراہم کیا اور ساتھ ہی ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا بھی اپنا فرض سمجھتے ہیں جنہوں نے اپنی ابتدائی شکل میں ان تحریروں پر کوئی بھی کام کیا ہے۔

خالد رحمٰن

چیئرمین

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد